احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 52

بدھ 26 دسمبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 26 دسمبر 2012ء 12 صفر 1434 ہجری 26 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 297

شکر الٰہی

کیوں کر ہو شکر تیرا۔ تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
(درثمین)

جلسہ سالانہ قادیان سے حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2012ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:30 بجے لندن سے براہ راست نشر ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں اور اس خطاب سے استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''حدیث میں آیا ہے.....یعنی (۔) کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان، حقہ، زردہ (تمباکو)، افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان ان کا بفرض محال نہ ہو تو بھی اس سے ابتلا آ جاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے.....عمدہ صحت کو کسی بیہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہئے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضر صحت چیزوں کو مضر ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 219)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

بیلجیئم اور جرمنی کے دورہ کے دوران خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا ذکر اور شکر گزاری کی تلقین

یورپین یونین سے خطاب پر غیر معمولی خراج تحسین اور دعاؤں کی قبولیت کا تذکرہ

بیت الرشید کے میناروں، دو بیوت الذکر اور جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا افتتاح اور پریس کانفرنسز کا ذکر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 دسمبر 2012ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ کئی زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے بیلجیئم اور جرمنی کے دورے کے دوران خدا تعالیٰ کے افضال واکرام اور تائید ونصرت سے بھرے ہوئے واقعات کا ذکر کیا اور جماعت احمدیہ کو حقیقی شکر گزار بننے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا حقیقی شکر ادا کرنے کا یہی طریق ہے کہ اس کے پیغام کو منظّم طور پر دنیا میں پھیلایا جائے اور خدا کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ درست منصوبہ بندی کر کے بہت منظّم انداز میں دین حق کے پیغام کو پھیلا رہی ہے۔ اور خدا نے جو شکر گزاری کرنے والوں کو اپنی مزید نعمتوں اور فضلوں کی بارش برسانے کا وعدہ فرمایا اس کی مورد بھی بنتی چلی جارہی ہے۔ افریقہ کے جنگلوں، صحراؤں، شہروں کے علاوہ امریکہ ویورپ کے ایوانوں میں اور ایشیا کی آبادیوں میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے زبردست نظارے ہر احمدی کو نظر آرہے ہیں۔

حضور انور نے بیلجیئم میں یورپین یونین کو کئے گئے اپنے خطاب کے متعلق وہاں آئے ہوئے ممبران یورپین پارلیمنٹ کے علاوہ فرانس، سپین، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ناروے، مالٹا اور دوسری یورپی ممالک کے پارلیمینٹیرینز کے تاثرات کو بیان فرمایا۔ جن میں انہوں نے اس خطاب کے متاثر کن ہونے کا ذکر فرمایا اور اکثریت کا یہی بیان تھا کہ دین حق کی تعلیم کے متعلق تمام شکوک وشبہات دور ہوگئے، عالمی امن، محبت اور بھائی چارے کی بہت پیاری تعلیم کا علم ہوا۔ جماعت کا پیغام ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کو ساری دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ جماعت احمدیہ کا خلیفہ حقیقی عالمی امن کا حقیقی علمبردار ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس خطاب کو سننے والوں کی تعداد 200 افراد سے زائد تھی۔ اور اندر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگ باہر کھڑے ہو کر سن رہے تھے۔ عموماً یورپین پارلیمنٹ اجلاس کی حاضری اتنی نہیں ہوتی۔ اس کے تمام انتظامات بھی بہت اعلیٰ درجہ کے تھے اور لوگوں نے ان انتظامات کو بھی سراہا۔ بلکہ ایک نے تو یہاں تک کہا جماعت احمدیہ کے تمام پروگرام اسی طرح منظّم ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس خطاب کے دوران بھی احمدیوں کی دعاؤں کے قبول ہونے کو محسوس کیا کہ خدا نے غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی۔ اور تمام شاملین جو کہ ممبران پارلیمنٹ، یورپین ممالک کے پارلیمینٹیرینز، سیاستدان، وکلاء، اور میڈیا کے افراد تھے۔ اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اس پیغام کو آگے پھیلانے کا بھی ارادہ ظاہر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے معروف ٹی وی چینلز اور لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے اخبارات نے بھی اس کو خوب کوریج دی اور اس کے ذریعہ سے بھی دنیا میں پیغام پھیلا۔ CNN نے اپنی ویب سائٹ میں Quote of the Day کے حوالے سے اس خطاب کی یہ بات پیش کی کہ دنیا کو ایک ہو جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ جرمنی کے اخبارات میں بھی جرمنی میں ہونے والے پروگراموں کی اشاعت ہوئی۔ اور جماعت کے موقف کو ان خبروں میں پیش کیا گیا۔ مثلاً یہ کہ اس پیغام کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں موجود دین حق کے متعلق خوف اور ڈر دور کر دیا گیا ہے۔

حضور انور نے جرمنی کے دورہ کی بھی بعض تفصیلات کا ذکر فرمایا۔ جرمنی میں بیت الرشید کے میناروں کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک پروگرام ہوا۔ جس میں بہت سے غیر از جماعت لوگ جو مختلف طبقوں سے تھے یعنی سیاستدان، وکلاء، مذہبی سکالرز اور دوسرے پڑھے لکھے لوگ شامل ہوئے۔ اسی طرح دو بیوت الذکر کا افتتاح بھی ہوا۔ نیز جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کی بھی افتتاحی تقریب ہوئی۔ اس میں بھی بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرا خطاب تو جامعہ کے طلباء سے تھا لیکن وہ لوگ اس سے بھی بہت متاثر ہوئے۔ بلکہ حضور کے متعلق بھی یہ تاثر بیان کیا گیا کہ وہ خود بہت پریکٹیکل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کے پروگرام کو بھی لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والے اخبارات نے کوریج دی اور جامعہ کی عمارت کی تصویر بھی شائع کی۔ اور کہا کہ یہاں امام تیار ہوں گے اور اماموں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ دوستانہ مراسم قائم کر کے امن اور بھائی چارے کی دینی تعلیم کو پھیلائیں۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود کا شکر گزاری کے متعلق ایک ارشاد پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ اصل شکر گزاری یہی ہے کہ تقویٰ اور طہارت میں قدم آگے بڑھایا جائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی شکر گزار اور تقویٰ وطہارت کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے اور ان تمام پروگراموں کے دوررس نتائج پیدا کرے اور ہمارا ہر قدم ترقی کا قدم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ پر چلنے کی توفیق دے اور اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

صرف احمدی ہی نہیں بلکہ شریف الطبع غیر از جماعت بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی دین حق کی خدمت کا حق ادا کر رہی ہے

اس وقت حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے والے ہر ہاتھ اور دریدہ دہنی کرنے والی ہر زبان کو روکنے کے لئے صحیح ردّعمل کا اظہار کر رہی ہے

جتنی جانی قربانی جماعت نے گزشتہ دو سال میں پاکستان میں دی ہے، پہلے کبھی نہیں دی۔ پس یہ قربانیاں رائیگاں جانے کے لئے نہیں بلکہ فتوحات دکھانے کے لئے ہیں

بیشک جماعت کی ترقی کے لئے قربانیاں بھی ضروری ہیں لیکن یہ بھی دعا ہمیں کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں فتوحات کے نظارے بھی جلد دکھائے

کراچی کے تین شہداء مکرم سعد فاروق صاحب ابن مکرم فاروق احمد کاہلوں صاحب، مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم شاہ محمد صاحب مرحوم، مکرم ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خان صاحب ابن مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب۔ اسی طرح مکرم ریاض احمد بسراء صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد بسراء صاحب شہید گھٹیالیاں اور مکرم عبدالرحمٰن الجبالی صاحب آف سعودی عرب اور مکرم عزت عبدالسمیع محمد جلال صاحب آف مصر کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍اکتوبر 2012ء بمطابق 26؍اخاء 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البروج کی آیات 2 تا 12 تلاوت کیں اور فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ: قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی اور موعود دن کی، اور ایک گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کی گواہی دی جائے گی۔ ہلاک کر دیئے جائیں گے کھائیوں والے (یا خندقوں والے)۔ یعنی اس آگ والے جو بہت ایندھن والی ہے۔ جب وہ اس کے گرد بیٹھے ہوں گے۔ اور وہ اس پر گواہ ہوں گے جو وہ مومنوں سے کریں گے۔ اور وہ ان سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ وہ اللہ، کامل غلبہ رکھنے والے صاحبِ حمد پر ایمان لے آئے۔ جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنہ میں ڈالا پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے آگ کا عذاب (مقدّر) ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لئے ایسی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

یہ آیات سورۃ البروج کی ہیں جن میں (دین حق) کی اصل تعلیم کا ہر زمانے میں محفوظ رہنے کا بھی ذکر ہے۔ (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مسیح موعود کے آنے کا بھی ذکر ہے۔ آپ کے یعنی مسیح موعود کے اور آپ کی جماعت کے دشمنوں اور مخالفین کا بھی ذکر ہے۔ افرادِ جماعت کو قربانیوں کے لئے تیار بھی کیا گیا ہے۔ یعنی ایسی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا، ایسی مخالفت اور تکالیف ہوں گی جو لمبا عرصہ دی جاتی رہیں گی۔ اُن مخالفتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ دیکھ کر خاموش نہیں رہے گا بلکہ ایک دن آئے گا جب یہ لوگ جو مومنوں کو تکالیف دینے والے ہیں، جہنم کا عذاب دیکھیں گے .... جبکہ احمدیوں کے لئے، مومنین کے لئے، مومنات کے لئے جنتیں ہیں، کامیابیاں ہیں۔ جماعت کو بحیثیت جماعت اس دنیا میں بھی غلبہ کی خوشخبری ہے اور ہر مومن کو جنت کی، کامیاب زندگی کی خوشخبری ہے۔

پس ان آیات کے مضمون کا یہ خلاصہ ہے۔ جب ہم ان آیات پر غور کریں اور ذرا تفصیل میں جائیں اور آج کل کے جماعت کے حالات پر بھی غور کریں تو جہاں قرآنِ کریم کی صداقت پر یقین بڑھتا ہے وہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر یقین بڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے کہ کس طرح پیشگوئی کے طور پر پندرہ سو سال پہلے ایک بات بیان فرماتا ہے، ایک نقشہ کھینچتا ہے اور اسی طرح وہ پورا ہو بھی رہا ہے۔ (دین حق) کے ہر زمانے میں ہرا بھرا رہنے، چاہے وہ مخصوص اور محدود علاقوں اور لوگوں میں ہی رہا، اس کی یہ تسلی دلاتا ہے اور پھر اسی طرح ہوتا بھی چلا جاتا ہے کہ (دین حق) قائم ہے اور پھر ایک ایسے موعود کے آنے کی خوشخبری بھی دیتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد اور پیغام کو محدود جگہوں پر اور محدود لوگوں میں نہیں جیسا کہ پہلے مجدد دین کے زمانے میں ہوتا رہا ہے بلکہ تمام دنیا اور تمام قوموں میں پھیلا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی چمک دنیا کو دکھائے گا۔ یہ پیشگوئی بھی ہمیں اس میں نظر آتی ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

اور اس پیغام کو پھیلانے کے لئے دنیا کے ہر ملک میں ایک جماعت قائم کر کے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا عرفان بھی اس شاہد مسیح موعود نے جماعت کو دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (-) (الاعراف: 159)۔ پس یہ سب کچھ مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کی صداقت کو بھی روز روشن کی طرح واضح کر رہا ہے، دکھا رہا ہے۔ خوش قسمت ہیں ہم جو مسیح موعود کی جماعت کا حصہ بن کر اُس شاہد سے منسلک ہیں جو اُس عظیم مشہود کی سچائی کی گواہی دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد اور مشن کو آگے بڑھانے کے لئے آیا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت دنیا پر روشن کرنے کے لئے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُسے بھیجا اور اپنے وعدہ کے مطابق بھیجا۔

قرآن کریم کی خوبصورت سچائی اور اس کے سب سے اعلیٰ وارفع ہونے کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا، جس نے ...... میں دَر آنے والی، شامل ہو جانے والی تمام لغو باتیں اور بدعات سے پاک ...... کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے رکھا۔ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام و مرتبہ کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے ...... کی حالت دیکھ کر لوگ ایک شاہد کی ضرورت محسوس کر رہے تھے۔ وہ لوگ جن کے دل میں ...... کا درد تھا، بے چین تھے۔ اسی لئے حالیؔ نے کہا۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی　　اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

(مسدس حالی از خواجہ الطاف حسین حالی صفحہ 32 مطبوعہ فیروز سنز لاہور ایڈیشن اول 1988ء)

یہ صدا صرف ایک شخص کی صدا نہیں تھی بلکہ مختلف جگہوں سے مختلف الفاظ میں بلند ہو رہی تھی۔

پس حضرت مسیح موعود کا آنا عین وقت کی ضرورت کے مطابق تھا۔ اور پھر یہ اُس وقت اور اُس زمانے میں ہی نہیں کہ آپ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جب حضرت مسیح موعود نے دعویٰ فرمایا بلکہ آج بھی کسی مصلح کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سچے عاشق کو دنیا تلاش کر رہی ہے یا کرنا چاہتی ہے۔ ہر نیک فطرت کی آواز ہے کہ کوئی آئے اور (-) کی موجودہ حالت کی اصلاح کرے۔ اس سال جلسہ کی تقریر میں مَیں نے اس کی تفصیل اور غیروں کے حوالے پڑھ دیئے تھے اس لئے اس کی تفصیل میں اس وقت تو نہیں جاؤں گا۔

بہر حال ہر احمدی بڑی اچھی طرح یہ جانتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اور صرف احمدی ہی نہیں بلکہ شریف الطبع غیر از جماعت بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی (دین حق) کی خدمت کا حق ادا کر رہی ہے۔ مَیں نے گزشتہ خطبوں میں بتایا بھی تھا کہ وکیلوں کی ایک مجلس میں بھی انہوں نے یہی کہا کہ وکیلوں کی طرف سے اگر کوئی کوشش ہو سکتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ آرگنائز کر سکتی ہے۔ اور کسی بھی معاملے میں دیکھ لیں کہ جو کوشش جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوتی ہے وہ کوئی اور نہیں کر سکتا اور یہ وہی لوگ سمجھتے ہیں جو نیک فطرت ہیں کہ یہ آرگنائزڈ جماعت ہے، یہ کر سکتی ہے اور یہ بہر حال ایک حقیقت ہے۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو نکھر کر اور بھی واضح ہوتا ہے کہ اس وقت حضرت مسیح موعود ہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی اس طرح گواہی دے رہے ہیں جس کی نظیر کہیں اور نہیں ملتی اور پھر آپ کی تعلیم کے زیر اثر آپ کی قائم کردہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے والے ہر ہاتھ اور دریدہ دہنی کرنے والی ہر زبان کو روکنے کے لئے صحیح ردّعمل کا اظہار کر رہی ہے۔ ...... لیکن جب احمدی کا ردّعمل یہ لوگ دیکھتے ہیں تو غیر مسلموں میں سے بہت سارے ایسے بھی ہیں جو انصاف پسند ہیں، طبیعت میں کچھ نہ کچھ شرافت ہے۔ وہ جب اصل (دین حق) کی حقیقی تصویر کا ذکر احمدی کے منہ سے سنتے ہیں تو اُن میں سے بعض شرمندہ بھی ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بولنے والوں یا استہزاء کرنے والوں کو برا بھی کہتے ہیں۔

گزشتہ دنوں ہی ایک خط آیا۔ ایک جگہ فنکشن تھا اور وہاں سے احمدی نے لکھا کہ فنکشن میں ایک عیسائی عورت آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بولی۔ تو اُس نے کہا کہ اُس وقت میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان لوگوں میں بھی ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل مقام کو اپنے لوگوں میں پہنچا رہے ہیں۔ بہر حال ہر جگہ ایک جیسے لوگ نہیں ہوتے۔ اچھے بھی ہیں اور برے بھی۔ پس اس کو ہم نے مزید اجاگر کر کے دنیا کو بتانا ہے۔

احمدی کا ردّعمل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو دنیا پر اجاگر کیا جائے۔ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی جائے۔ دنیا کو بتایا جائے کہ اب دنیا کا نجات دہندہ یہی نبی ہے۔ دنیا کو بتایا جائے کہ اب (دین حق) کی تعلیم ہی کامل اور مکمل تعلیم ہے۔ یہی تعلیم ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے کا راستہ دکھانے والی ہے۔ پس اگر نجات چاہتے ہو تو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی تعلیم کے ساتھ جُڑ جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بدوؤں کو، اَن پڑھ جاہلوں کو باخدا انسان بنا کر اُن کو محبت اور صلح کا سفیر بنا دیا تھا اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے دلوں میں محبت کی لَو جلائی تھی۔

پس اسلام نے تو یہ معجزے دکھائے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ معجزے دکھائے ہیں اور یہی معجزے دکھانے کے لئے، انہی باتوں کی تجدید کے لئے، دنیا کو نئے سرے سے بتانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے جس کا نام یا جس کو ان آیات میں ''شاہد'' ظاہر کیا گیا ہے۔

بہر حال اب مَیں واپس اس بات کی طرف آتا ہوں کہ یہ جو شاہد اللہ تعالیٰ نے بھیجا اس کے دعویٰ کے بعد (-) کا کیا ردّعمل ہوا۔ باوجود اس کے کہ اس ضرورت کو محسوس کر رہے تھے، جیسا کہ میں نے کہا، باوجود اس ضرورت کے محسوس ہونے اور اس کا اظہار کرنے کے جب اللہ تعالیٰ نے اس شاہد کو بھیجا تو اس کے لئے انہوں نے کیا ردّعمل دکھایا؟ انہوں نے اُس کو کس طرح اس کے دعوے کا جواب دیا؟ اور یہ تو بہر حال ہونا ہی تھا کیونکہ ان آیات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کا ردّعمل ان لوگوں کی طرف سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جیسا کہ مَیں نے کہا، یہی نقشہ کھینچا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت دلوں میں حقیقی رنگ میں بٹھانے کے لئے، قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانے کے لئے مسیح موعود کو بھیجے گا اور جب وہ آئے گا تو اُس کو بھی اور اُس کی جماعت کو بھی خوفناک مصائب اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا......................۔

.... لیکن مومنین اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں۔ مومنین کو بہر حال قربانیاں دینی پڑیں گی اور یہ قربانیاں بھی کوئی عارضی نہیں ہوں گی، وقتی نہیں ہوں گی بلکہ وقتاً فوقتاً یہ مخالفت کی آگ بھڑکائی جاتی رہے گی۔ احمدیوں پر ظلم و جور کیا جاتا رہے گا اور احمدیت یعنی حقیقی (-) کی ترقی اسی سختی اور قربانی کے نتیجہ میں ہوگی، انہی ظلموں کے نتیجہ میں ہوگی۔ حضرت مسیح موعود نے بارہا اپنی مختلف تصنیفات میں بھی اور ارشادات میں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ پس احمدیت کی مخالفت، احمدیوں کا مالی نقصان، احمدیوں کا جانی نقصان، احمدیوں سے بائیکاٹ جو بعض ملکوں میں ہے اور پاکستان میں تو آجکل بہت زیادہ، حد سے زیادہ بڑھتا جا رہا ہے۔ احمدی بچوں پر سکولوں اور بازاروں میں آوازے کسنا اور اُن سے اساتذہ کی طرف سے بھی، ماسٹروں کی طرف سے بھی، ٹیچرز کی طرف سے بھی اور لڑکوں کی طرف سے بھی اذیت ناک سلوک، علمی لحاظ سے بھی احمدیوں کو تباہ کرنے کی کوشش، ہمارے لائق طلباء کو یونیورسٹیوں میں تنگ کیا جا رہا ہے، ان کو نکالا جا رہا ہے۔ یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دی تھیں کہ یہ تو ہوں گی۔ مختلف قسم کی مختلف نہج کی آگیں جلائی جائیں گی جن میں ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ گو کہ ظاہری آگ بھی احمدیوں کے خلاف بھڑکائی گئی۔ بعض گزشتہ فسادات جو 1973ء میں بھی اور اُس کے بعد بھی ہوئے ہیں، ان میں گھروں کو آگیں لگائی گئیں اور کوشش کی گئی کہ احمدیوں کو گھروں میں جلایا جائے، ان کو زندہ جلا دیا جائے اور باہر پولیس بھی اور دوسرے لوگ بھی تماشا دیکھتے رہے لیکن دوسری قسم کی آگیں بھی اس میں شامل ہیں .... اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق جس مسیح موعود کو بھیجے گا اُس کے خلاف یہ لوگ آگیں بھڑکائیں گے اور بھڑکا رہے ہیں۔ بہر حال حضرت مسیح موعود نے اس کے لئے ہمیں خود بھی تیار فرمایا ہے۔ مختلف جگہوں پر بڑے زور سے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ مصائب اور آفات اور تکلیفوں کی یہ گھڑیاں آئیں گی اور اُن کو صبر سے برداشت کرنا۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

''وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے''۔ فرمایا کہ ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجے سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔'' (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پھر آپ اپنی کتاب فتح اسلام میں فرماتے ہیں کہ:

''سچائی کی فتح ہوگی اور (دین حق) کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔'' (اب صرف یہ ضروری نہیں ہے کہ جن لوگوں پر سختیاں آ رہی ہیں اُن کا ہی کام ہے یا اُن کی ہی سختیاں ہیں بلکہ جن پر نہیں ہیں اُن کے لئے محنت اور جانفشانی ہے کہ دعاؤں اور عبادتوں میں ایک خاص رنگ پیدا کریں۔ اپنی نمازوں میں اپنی تہجدوں میں ایک خاص رنگ پیدا کریں۔) پھر آپ فرماتے ہیں ''اپنے سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز (دین حق) کے لیے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔'' (اُس وقت تک یہ نہیں ہوگا) فرمایا ''(دین حق) کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر (دین حق) کی زندگی (مومنوں) کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔''

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 11-10)

پس گو آخری فتح یقیناً ہماری ہے اور...... کی فتح یقیناً اب حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت سے وابستہ ہے لیکن اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہے۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ایمان کی حفاظت کے لئے آگ میں جلنے کے لئے تیار رہو۔ ایک مخالفت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پاکستان میں وقتاً فوقتاً یہ مخالفت کی آگ احمدیوں کے خلاف بھڑکائی جاتی رہی ہے اور بھڑکائی جا رہی ہے۔ لیکن گزشتہ دو سال سے جو حالت ہے اور جتنی اس میں تیزی آ رہی ہے، اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ جتنی جانی قربانی جماعت نے گزشتہ دو سال میں پاکستان میں دی ہے، پہلے کبھی نہیں دی۔ پس یہ قربانیاں رائیگاں جانے کے لئے نہیں بلکہ فتوحات دکھانے کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان فتوحات کی تسلی بھی دلائی ہے۔ تاریخ بھی اس بات پر گواہ ہے کہ فتوحات ان قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ملی ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے پر غور کرو۔ انہوں نے دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اُٹھائے اور کن کن دکھوں میں مبتلا ہوئے، نہ دن کو آرام کیا نہ رات کو۔ خدا کی راہ میں ہر ایک مصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کر دی۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 330 مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود کے یہ الفاظ اور آپ کی جماعت سے قربانی کی توقعات کو آج بھی جماعت نے خوب سمجھا ہوا ہے اور یاد رکھا ہوا ہے اور خوش ہو کر جماعت کے لئے نذرانے پیش کر رہے ہیں، جیسا کہ مَیں نے کہا ان گزشتہ دو سالوں میں جماعت نے بے انتہا جانی قربانی پیش کی ہے۔ مجھے کسی نے لکھا کہ گزشتہ دنوں کراچی میں جو ایک جواں سال کی شہادت ہوئی ہے، اُس پر میں نے افسوس کرنے کے لئے فون کیا تو اُس کی کسی قریبی عورت نے، اُن کی ماں یا بہن تھی مجھے کہا کہ ہمیں تو مبارک دو کہ ہمارے گھر کو بھی شہادت کا رُتبہ ملا ہے۔ پس چاہے یہ لاہور کی شہادتیں ہوں یا منڈی بہاؤالدین کی ہوں یا گھٹیالیاں کی ہیں یا کراچی کی، یہ قربانی کی روح ہر جگہ ہر احمدی میں نظر آتی ہے اور احمدی سمجھتے ہیں کہ اسی میں ہماری فتح ہے۔

پس اے دشمنانِ احمدیت! تم جس طرح لاہور میں درجنوں شہادتیں کرنے کے بعد بھی کسی احمدی کو اُس کے ایمان سے ہٹا نہیں سکے، احمدیوں کا ایمان متزلزل نہیں کر سکے، اسی طرح کراچی کے احمدیوں کے ایمانوں کو بھی متزلزل نہیں کر سکتے۔ کبھی ان کے ایمانوں میں کمی نہیں آ سکتی۔ انشاء اللہ۔ آج احمدی ہی حقیقت میں اس قربانی کی روح کو سمجھتا ہے اور سمجھتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اُس کو اس بات کا ادراک ہے کہ (دین حق) (-) کے لئے ہر قسم کی قربانی دینی پڑے گی۔ جیسا کہ مَیں نے کراچی کی اس شہادت کا ذکر کیا۔ گزشتہ دنوں کراچی میں تقریباً ایک ہفتہ کے دوران یا چند دن کے عرصے میں تین شہادتیں ہوئی ہیں، کچھ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ گزشتہ جمعہ کو میں نے اس کا ذکر کیا تھا، ان میں سے ایک آدھ کی حالت بھی تشویشناک ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے ایک واقعہ عورتوں کا سنایا، ان کے عزیزوں کے ایمان کو بھی متزلزل نہیں کر سکے۔ بیشک دشمن اپنی بھرپور کوشش کر رہا ہے کہ یہ آگیں جلائیں اور پھر اس کی نگرانی بھی کریں۔ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْد کی صورتحال پیدا کریں اور پیدا کر رہے ہیں تا کہ یہ دیکھیں کہ کس طرح احمدیوں کو نقصان پہنچانے اور جلانے کی کوشش کامیاب ہوتی ہے اور اُس کی نگرانی کی جاتی ہے اور پھر یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس نگرانی کی جو یہ مخالفین احمدیوں کی کر رہے ہیں اور جلانے کی اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں اُس کی ایک صورت یہ بھی سامنے آئی ہے، کراچی کی ہی بات ہے کہ جب ایک خاندان کے افراد کو شہید کیا گیا یعنی جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے، تو سنا ہے پھر مولوی یا اُن کے چیلے چانٹے ہسپتال والوں پر یہ دباؤ ڈالنے کے لئے جمع ہو گئے تھے کہ ان کا علاج نہ کیا جائے۔ تو یہ نگرانی بھی ساتھ ساتھ کی جائے کہ پہلے گولیاں ماری جائیں، پھر ہسپتالوں میں بھی، ایسی جگہوں پر پیچھا کیا جائے جہاں اُن کا علاج کیا جا رہا ہے اور نگرانی کی جائے کہ کہیں صحیح طرح علاج نہ ہو.....................۔

پس یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں گے۔ کیونکہ نہ صرف اپنے ساتھ بے علم لوگوں کو ملا کر، اُن کے جذبات کو بھڑکا کر وہ احمدیوں پر یہ ظلم دین کی آڑ میں کر رہے ہیں بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا، جانتے بوجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف آپ کے نام پر یہ ظلم کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-)۔ پس اُن کے لئے جہنم کا عذاب بھی ہے اور آگ کا عذاب بھی ہے۔ اس دنیا کا عذاب بھی ہے اور اگلے جہان کا عذاب بھی ہے۔

پس اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی، کیونکہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر یہ توبہ کرلیں تو پھر بخشے جا سکتے ہیں۔ تو اگر توبہ نہ کی اور اسی طرح یہ مومنین پر ظلم کرتے رہے، مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم کرتے رہے تو اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی ان کے لئے عذاب مقدر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مومن خوش ہوں کہ اُن کے لئے جنت ہے، سایہ دار باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس دنیا میں بیشک ہر قسم کی تکلیف پہنچا کر مخالفین اپنے زعم میں ہمارے خلاف آگیں بھڑکا رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان مومنوں کے لئے ٹھنڈی چھاؤں اور ٹھنڈے پانی ہیں، جبکہ مخالفین کے لئے ہمیشہ کی رہنے والی آگ مقدر ہے۔ پس احمدی جو عموماً تو اچھا حوصلہ دکھانے والے ہیں اس مخالفت سے بعض جگہ بعض دفعہ پریشان بھی ہو جاتے ہیں، لیکن وہ پریشان نہ ہوں۔ احمدیوں کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں پندرہ سو سال پہلے ہی قبولیت کا درجہ پا گئی ہیں جب قرآنِ کریم نازل ہوا۔

پس یہ کوئی معمولی اعزاز نہیں ہے۔ پس ہر احمدی چاہے وہ پاکستان میں ہو، انڈونیشیا میں ہو، ہندوستان کے چھوٹے سے گاؤں میں ہو یا کسی عرب ملک میں ہو، کہیں بھی ہو۔ جو بھی مخالفین کی طرف سے بھڑکائی گئی اذیتوں کی آگ میں سے گزر رہا ہے یا پاکستان کا ہر احمدی جسے ہر وقت یہ کہہ کر اذیت دی جا رہی ہے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے ....۔ ان کا یہ صبر اور ان کی ہر قسم کی قربانی اُنہیں یعنی احمدیوں کو مستقل جنت کا وارث بنا دے گی۔

اب کل یا پرسوں ہی دو دن پہلے ایک بیہودہ قسم کا پمفلٹ گالیوں سے بھرا ہوا ان غیر احمدیوں نے شائع کیا جس پر حضرت مسیح موعود کی تصویر بھی شائع کی اور پھر اُس جگہ جہاں سے ایک جلوس نکل رہا تھا، لوگوں کو کھڑا کر دیا جو ان تصویروں کو یا اس اشتہار کو پھینکتے جا رہے تھے اور اس پر سے لوگ

گزرتے جارہے تھے۔ اور اس طرح اپنے زعم میں نعوذ باللہ یہ اس تصویر کو اپنے پاؤں کے نیچے روندتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی ہتک کا باعث بن رہے تھے یا اپنا بدلہ لے رہے تھے۔ لیکن یہی ہتک ان کے لئے جہنم کا عذاب مقدر کرنے والی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کراچی میں تین شہادتیں ہوئی ہیں۔ آجکل مخالفین احمدیت کا کراچی کی طرف رخ ہے۔ اس وقت مَیں ان شہداء کے جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے درجات بلند فرمائے اور ہر شہید کے خون کا ہر قطرہ احمدیت کی ترقی کو لاکھوں کروڑوں میں بڑھانے والا ہو۔ بیشک جماعت کی ترقی کے لئے قربانیاں بھی ضروری ہیں لیکن یہ دعا بھی ہمیں کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں فتوحات کے نظارے بھی جلد دکھائے۔ اسی طرح ان میں سے جو تین چار زخمی مریض ہیں، اُن کی صحت کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اب جو شہداء ہیں مَیں اُن کا کچھ ذکر کرتا ہوں۔

پہلے شہید ہیں مکرم سعد فاروق صاحب ابن مکرم فاروق احمد کاہلوں صاحب جن کو 19/ اکتوبر کو بلدیہ ٹاؤن کراچی میں شہید کیا گیا۔ سعد فاروق صاحب شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ اُن کے پڑدادا مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب کاہلوں آف چک 117 چھور مغلیاں شیخوپورہ کے ذریعہ ہوا، جنہوں نے اپنے گاؤں سے پیدل قادیان جاکر بیعت کی تھی۔ پھر 1962ء میں لیّہ چلے گئے۔ پھر اُس کے بعد روزگار کے سلسلہ میں شہید کے والد کراچی منتقل ہو گئے۔ یہاں انہوں نے اپنا بزنس شروع کیا۔ شہید 5/ اکتوبر 1986ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ الیکٹرانک انجینئرنگ کی ڈگری لی اور اُس کے بعد کاروبار سے وابستہ ہو گئے۔ چند دن پہلے 15/ اکتوبر کو شہید مرحوم کی شادی ہوئی تھی اور تین دن بعد ہی ان کو شہادت کا رُتبہ ملا۔ ان کا واقعہ شہادت اس طرح ہے کہ 19/ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک سعد فاروق صاحب اور اُن کے والد فاروق احمد کاہلوں صاحب صدر حلقہ بلدیہ ٹاؤن دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر واپس جارہے تھے۔ سعد فاروق صاحب موٹر سائیکل پر تھے جبکہ آپ کے والد فاروق احمد صاحب، سسر نصرت محمود صاحب، بھائی عماد فاروق صاحب اور ان کے تایا منصور صاحب، پھوپھا اشرف صاحب کار میں تھے۔ گھر کے قریب پہنچے ہی تھے کہ سعد فاروق صاحب پر دو نقاب پوش موٹر سائیکل سواروں نے پیچھے سے فائر کیا۔ گولی اُن کے دائیں طرف کان کے نیچے لگی اور دوسری طرف سے باہر نکل گئی جس سے شدید زخمی ہو کر گر پڑے۔ حملہ آوروں نے اس کارروائی کے بعد کار کا تعاقب کر کے فائرنگ شروع کی جس کے نتیجہ میں شہید مرحوم کے والد جو گاڑی چلا رہے تھے اُن کو بھی پانچ گولیاں لگیں جس میں سے دو گولیاں اُن کے دائیں بازو میں، دو گولیاں بائیں بازو میں، جبکہ ایک گولی اُن کی گردن کو چھوتی ہوئی گزر گئی۔ شہید مرحوم کے چھوٹے بھائی عزیزم عماد فاروق کو ایک گولی ماتھے پر لگی اور سامنے آنکھ کے پیچھے کھوپڑی کی ہڈی میں پھنس گئی۔ شہید مرحوم کے سسر چوہدری نصرت محمود صاحب جو کہ گاڑی میں موجود تھے ایک گولی اُن کی گردن اور ایک گولی سینے میں اور ایک گولی پیٹ میں لگی۔ ان کی حالت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن خطرے سے باہر نہیں ہے۔ وینٹی لیٹر (Ventilator) پر رکھا ہوا ہے۔ ان کے پھوپھا اشرف صاحب بھی زخمی ہوئے اور باقی دو محفوظ رہے۔ جب واقعہ ہوا ہے تو شہید مرحوم کے والد صاحب نے شدید زخمی حالت میں گاڑی چلانی شروع کی اور جب پیچھے دیکھا تو شہید مرحوم سڑک پر گرے ہوئے تھے۔ وہ گاڑی روک کر پہلے اُن کے پاس آئے، اُن کو گاڑی میں ڈالا اور خود زخمی ہونے کے باوجود خود گاڑی چلا کر ہسپتال پہنچے۔ ہسپتال پہنچتے ہی سعد فاروق شہید ہو گئے۔ انہوں نے جان دے دی۔

شہید مرحوم موصی تھے اور 21/ اکتوبر کو ربوہ میں اُن کا جنازہ ادا کیا گیا۔ شہید مرحوم کا اپنے خاندان سے نہایت محبت کا تعلق تھا۔ ان کی والدہ بتاتی ہیں کہ رات کو سونے سے پہلے ہمارے کمرہ میں آتے۔ میرے اور اپنے والد کے پاؤں دباتے۔ ہمیں چائے پلاتے اور اے سی (AC) کا ٹمپریچر سیٹ کر کے جانے کی اجازت طلب کرتے۔ اور کہتی ہیں ہماری اطاعت کے تمام معیار پورے کرتے۔ آج تک انہوں نے ہماری کوئی بات نہیں ٹالی اور نہ ہی کبھی آگے سے جواب دیا۔

خون کا عطیہ دینے کا اُنہیں بہت شوق تھا اور محلے یا جماعت میں کسی کو بھی خون کی ضرورت پڑتی تو سب سے پہلے خود اپنے آپ کو پیش کرتے۔ ان کی والدہ کہتی ہیں میرے منع کرنے پر کہتے کہ اُمی یہ خون تو ضائع ہو جانا ہے، کیوں نہ کسی کے کام آجائے۔ ان کی بہن ڈاکٹر صبا فاروق ہیں، یہ کہتی ہیں کہ ہمارا بہن بھائیوں کا دوستی کا رشتہ تھا۔ انتہائی پیار کرنے والا بھائی تھا بلکہ لوگ مجھے کہا کرتے تھے تمہارا بھائی دنیا سے الگ ہے۔ اور کہتی ہیں چھوٹا ہونے کے باوجود ہمیشہ مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ (Treat) کرتا تھا۔ انتہائی نیک اور خدمت گزار تھا اور صرف ہمارے دل میں نہیں بلکہ جو بھی جس کا بھی اُس سے واسطہ ہے ہر ایک کے دل میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی قربانی قبول فرمائے۔ اُن کی بیوہ بھی کہتی ہیں کہ نکاح کے بعد وہ امریکہ رہتی تھیں، تو جب فون پر اُن کی بات ہوتی تھی، وہ اکثر مجھے یہ کہا کرتے تھے کہ مجھے شہادت نصیب ہو۔ جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ خدام الاحمدیہ کی بھی اور مختلف جماعتی خدمات میں بھی انہوں نے بھرپور حصہ لیا۔ قائد خدام الاحمدیہ کراچی کہتے ہیں کہ شہید سعد بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ سب سے بڑھ کر جو میں نے محسوس کیا وہ اُن کی عاجزی تھی۔ خاکسار نے ہمیشہ مشاہدہ کیا کہ جب بھی کسی کام کے لئے کہا گیا، یا کوئی بات دریافت کی گئی، وہ ہمیشہ سر جھکا کر نظریں نیچی کر کے صرف یہ جواب دیتا تھا جی قائد صاحب۔ اُن کی اطاعت بے مثال تھی۔ خلافت کے فدائی تھے۔ ہر عہدیدار کو اُس کے عہدے سے مخاطب کرتے۔ کبھی نام نہ لیتے۔ پچھلے ایک سال سے خاکسار نے اُنہیں ایک ایسے بلاک کا نگران مقرر کیا تھا جہاں جماعتی مخالفت زوروں پر تھی مگر اتنا کم عمر ہونے کے باوجود اُن کی بہادری اور لگن بے مثال تھی۔ اکثر اپنے سپرد مجالس کا دورہ کرتے اور مکمل کرتے اور رات گئے دیر سے فون پر کام مکمل ہونے کی اطلاع دیتے۔ خاکسار حیران ہو کر اُن کو ہمیشہ کہتا تھا کہ آپ کا یہ علاقہ خطرناک ہے اس لئے اپنا خیال رکھا کریں۔ شہید کا جذبہ بے مثال تھا۔ مشکل حالات میں اُن کی وجہ سے اُن کے سپرد مجالس میں جملہ امور کی انجام دہی میں خاص معاونت حاصل تھی۔ ان کے والد صاحب بڑے زخمی تھے تو ان سے ان کی شہادت چھپانے کی کوشش کی گئی۔ وہ بھی ہسپتال میں ہی تھے تو انہوں نے کہا کہ مجھے پتہ ہے کہ سعد شہید ہو چکا ہے۔ مجھے اُس کی شہادت کا کوئی غم نہیں ہے۔ بس مجھے میرے شہید بیٹے کا چہرہ دکھا دو اور آپ اپنے شہید بیٹے کے پاس گئے اور اُس کی پیشانی کو چوما اور اُسے الوداع کہا۔

پس جس شہید کے باپ، بہن، ماں ایسے جذبات رکھتے ہوں دشمن بھلا اُن کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ شہید کے سُسر جو ہیں وہ بھی زخمی ہوئے ہیں۔ اُن کی کافی Critical حالت ہے۔ یہ امریکہ سے اپنی بیٹی کی شادی کے لئے وہاں گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا فرمائے۔

دوسرے شہید بشیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم شاہ محمد صاحب مرحوم ہیں۔ یہ بھی بلدیہ ٹاؤن کراچی کے ہیں۔ ان کی 23/ اکتوبر کو شہادت ہوئی ہے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑنانا مکرم محترم میاں محمد اکبر صاحب کی بیعت کے ذریعے سے ہوا۔ آپ کے گاؤں سے ایک وفد قادیان گیا۔ اُس نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ واپسی پر اُن کے ذریعہ گاؤں کے کئی لوگوں نے بیعت کی جن میں سے ایک آپ کے پڑنانا تھے۔ آباؤ اجداد کا تعلق باجوڑی چار کوٹ کشمیر کے ساتھ ہے۔ پھر بشیر صاحب سندھ میں ناصر آباد سٹیٹ میں آکر بھی کچھ عرصہ آباد رہے۔ ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ اپنی دکان واقع بلدیہ ٹاؤن میں رات تقریباً 9 بجے بیٹھے ہوئے تھے کہ دو موٹر سائیکل سوار آئے جن میں سے ایک نے آپ پر تین گولیاں فائر کیں جن میں سے ایک گولی اُن کی گردن اور دوسری گولی سینے میں لگی۔ اُن کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر آپ ہسپتال لے جاتے ہوئے راستے میں شہید ہو گئے۔ آپ کی عمر تقریباً 67 سال تھی۔ کشمیر میں ان کی پیدائش ہوئی۔ اَن پڑھ تھے، ناخواندہ تھے، محنت مزدوی کیا کرتے تھے۔ 1984ء میں کراچی شفٹ ہو گئے۔ پھر فیکٹریوں میں کام کرتے رہے اور ساتھ انہوں نے اپنے گھر دکان کھولی ہوئی تھی، جو چھوٹی سی پرچون کی دکان تھی۔ اولاد کی تربیت بڑی احسن رنگ میں کی۔ ان کا ایک پوتا عزیزم عمران ناصر پچھلے سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے گیا تو جاتے ہوئے آپ نے اُسے

دین کی خدمت کی نصائح کیں۔ نظام جماعت سے مکمل تعاون کرتے تھے۔ خلافت کی محبت میں خدا تعالیٰ نے اُن کے دل کو گداز کیا ہوا تھا۔ اہلیہ کے علاوہ ان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

تیسری شہادت مکرم ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خان صاحب ابن مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب کی ہے۔ 1994ء میں محترم سید محمد رضا بسمل صاحب جو کہ ضلع کراچی کے معروف داعی الی اللہ ہیں اور صاحب علم بزرگ ہیں اُن کا رابطہ ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خان صاحب شہید کے والد مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب سے ہوا۔ سوال و جواب کی کئی محفلیں ہوئیں جس کے بعد سب سے پہلے ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خان صاحب شہید کو 1994ء میں ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہونے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد ہی آپ کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ نے بھی بیعت کر لی۔ شہید مرحوم کے آباؤ اجداد کا تعلق افغانستان کے قبیلے یوسف زئی سے ہے۔ شہید مرحوم کے دادا مکرم عبدالحمید خان صاحب جن کے نام پر آپ کا نام رکھا گیا ہے، حیدرآباد دکن کے نواب کے چیف سیکرٹری تھے۔ شہید مرحوم 1972ء میں کراچی میں پیدا ہوئے اور آپ نے بلدیہ ٹاؤن سے ہی انٹر تک تعلیم حاصل کی۔ پھر نیوی سے انٹرن شپ کر کے نیوی میں بطور سویلین فورمین بھرتی ہو گئے۔ ڈاکٹر ان کو اس لئے کہتے تھے کہ نیوی کی ڈیوٹی سے واپس آ کر اپنے والد صاحب کے ساتھ ان کے کلینک میں بیٹھا کرتے تھے۔ وہیں سے تھوڑی بہت پریکٹس کر لیتے تھے۔ 23/اکتوبر کو رات کو آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر دو موٹر سائیکل سوار آئے ہیں اور ایک شخص موٹر سائیکل پر ہی سوار رہا جبکہ دوسرا کلینک میں داخل ہوا اور اُس نے پستول سے آپ پر تین فائر کئے۔ ایک گولی آپ کے بائیں گال پر لگی اور دائیں جانب گال کے اوپر سے ہی باہر نکل گئی جبکہ دوسری گولی ٹھوڑی پر نیچے کی جانب لگی۔ ایک گولی بائیں کندھے پر بھی لگی جو کمر سے باہر نکل گئی۔ ان تین گولیوں کے لگنے سے آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ گو کہ 1994ء کی بیعت تھی لیکن یہ بھی حلقہ بلدیہ ٹاؤن میں جماعتی خدمات بطور سیکرٹری تربیت نو مبائعین انجام دے رہے تھے۔ دعوت الی اللہ کے شعبہ کے آپ نگران تھے۔ پھر ناظم تربیت نو مبائعین بھی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بڑے ہمدرد، با اخلاق مزاج کے حامل تھے۔ چہرہ پر ہمیشہ ایک ہلکی سی مسکراہٹ رہتی۔ بڑی دھیمی آواز میں بات کیا کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ آپ ایک انتہائی خیال رکھنے والے اور محبت کرنے والے شوہر اور شفیق باپ تھے۔ دین کی خدمت اور اطاعت، خلافت سے محبت آپ کی خوبیوں میں سے نمایاں خوبیاں تھیں۔ آپ کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ بلدیہ ٹاؤن میں ہونے والی شہادتوں کی وجہ سے علاقے میں تناؤ تھا۔ شہید مرحوم شہادت سے ایک روز قبل مجھے کہنے لگے کہ کچھ احمدی گھرانے حالات کی وجہ سے یہاں سے شفٹ ہو رہے ہیں، اس طرح تو دشمن اپنے عزائم میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی آپ پر رقت طاری ہو گئی اور کہنے لگے لیکن مَیں نہیں ڈرتا۔ میری خواہش ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں۔ نیز کہا کہ کہیں آپ ڈر کا شکار تو نہیں ہیں؟ ان کی اہلیہ کہتی ہیں مَیں نے کہا کہ نہیں، مَیں بھی نہیں ڈرتی بلکہ مجھے بھی آپ کے لئے اور اپنے لئے شہادت کا شوق ہے۔ ان کی اہلیہ نے لکھا ہے کہ میری تین بچیاں ہیں۔ چھوٹی عمر کی بچیاں ہیں، اُن کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے نیک نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔

چوتھی شہادت ریاض احمد بسراء صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد بسراء صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی ہے۔ 18/اکتوبر کو ان کی شہادت ہوئی۔ ان کے دادا کے بھائی مکرم چوہدری غلام رسول صاحب بسراء (رفیق) حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے تھے۔ 1958ء میں یہ گھٹیالیاں کلاں تحصیل پسرور میں پیدا ہوئے۔ گاؤں میں جس طرح بعض دشمنیاں چلتی ہیں، ان کی دشمنیاں چل رہی تھیں۔ ان کے بڑے بھائی کو پہلے شہید کیا گیا تھا اور پھر ان کے بعض دوسرے عزیزوں رشتہ داروں کو بھی۔ اُن کی دشمنیاں آگے چل رہی تھیں لیکن بظاہر لگتا ہے کہ یہ براہ راست اُس میں انوالو (Involve) نہیں تھے لیکن جماعتی خدمات اور ایک رعب کی وجہ سے وہاں کے علاقے کے بعض لوگ ان کے کافی خلاف تھے اور خاص طور پر کچھ مولوی اس علاقہ میں اب نئے آئے ہیں جنہوں نے ان کے دشمنوں کو بھڑکایا کہ ذاتی دشمنی کو اب جماعتی رنگ دو اور اب ان کو شہید بھی کر دو گے تو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا فوراً کہہ دینا کہ یہ کیونکہ قادیانی تھا اس لئے ہم نے مار دیا۔ بہرحال 18/اکتوبر کو جمعرات کی نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد یہ کچھ دیر وہاں ڈیوٹی دینے والے خدام کے پاس بیٹھے رہے اور اُس کے بعد واپس گھر جا رہے تھے کہ راستے میں ان کو بعض نامعلوم افراد نے پکڑ کر فائر کیا جس کے نتیجہ میں ان کی وفات ہو گئی۔ جماعتی کاموں میں بہت فعال تھے۔ انہوں نے چار سال قائد مجلس گھٹیالیاں کے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ چھ سال تک ناظم عمومی گھٹیالیاں رہے اور آجکل بطور سیکرٹری امور عامہ گھٹیالیاں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ انصاراللہ کے مختلف عہدوں پر بھی فائز رہے۔ جماعت کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے تھے اور نظام جماعت کی اطاعت بھی ان میں خوب تھی۔ خلافت سے محبت کرنے والے تھے۔ ان میں بڑا جوش بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو صبر اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔

یہ تو شہداء کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ دو اور وفاتوں کا بھی اعلان کروں گا اور ان شہداء کے ساتھ ان کے جنازہ غائب بھی ادا کئے جائیں گے۔

ان میں سے ایک سعودی عرب کے مکرم عبدالرحمٰن الجبالی صاحب ہیں۔ نو مبائع تھے۔ 9/اکتوبر کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر 47 سال تھی۔ 2010ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوئے تھے۔ بڑے خاموش طبع اور غور و فکر کے عادی تھے۔ اُنہیں احمدیت کی ترقی پر کامل یقین تھا اور کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو اُن کے ملک میں بہت پذیرائی مل رہی ہے اور احمدیت ہی وہاں کے لوگوں کی واحد امید گاہ ہے۔ مرحوم بچپن سے ہی سچائی کے متلاشی تھے۔ ان کی زندگی میں عام لوگوں سے ہٹ کر بہت سے عجیب و غریب واقعات پیش آئے۔ بالآخر اُنہیں احمدیت کی نعمت ملی جس پر ان کا ایمان بہت پختہ تھا۔ گھر پر یا باہر ہر ملنے والے کو (دعوت الی اللہ) کرتے تھے۔ گزشتہ دو سال سے کہا کرتے تھے کہ اب ان لوگوں کو (دعوت الی اللہ) کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ سب لوگ احمدیت کے بارے میں جانتے ہیں لیکن قبول کرنے کی جرأت نہیں کرتے لہٰذا اب ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ 2010ء میں جب یہ یہاں بھی آئے ہیں تو انہوں نے بڑے اخلاص اور وفا کا اظہار کیا تھا۔ ان کے بارے میں سعودی عرب کے ہی ایک نو مبائع لکھتے ہیں کہ ہمارے بھائی عبدالرحمٰن کو کوئی بیماری نہ تھی۔ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ مرحوم ہر دلعزیز تھے۔ نہایت با اخلاق اور مطمئن اور ہر وقت ذکر الٰہی اور درود شریف میں مصروف رہتے تھے۔ دنیا اُن کی نظر میں بالکل ہیچ تھی۔ غرباء کی مدد کرتے اور صدقات دیتے تھے۔ بیعت کے بعد ان کا دل دنیا سے بالکل اُچاٹ ہو گیا تھا۔

دوسرا جنازہ مکرم عزت عبدالسمیع محمد جلال صاحب (مصر) کا ہے۔ ان کی وفات 11/اکتوبر کو ہوئی ہے۔ آپ مکرم خالد عزت صاحب (مصر) کے والد تھے۔ خالد عزت صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد عزت عبدالسمیع صاحب 11/اکتوبر کو وفات پا گئے۔ میرے والدین شروع میں جماعت کے مخالف تھے لیکن جب میری اپنے شدید مخالف بھائی مکرم محمد سے جماعت کی صداقت پر گفتگو ہوتی تو سن کر کہنے لگے کہ ہم دونوں بھی آپ جیسے (مومن) ہیں۔ لیکن بیعت فارم پر دستخط کرنے کی ضرورت نہیں۔ 2009ء میں والد صاحب کے کندھے کی ہڈی ٹوٹ گئی تو اُنہیں کچھ عرصہ میرے ہاں ٹھہرنے کا موقع ملا۔ اس دوران ایم ٹی اے دیکھتے اور میری ملاقات کے لئے آنے والے احمدیوں سے متعارف ہوتے رہے۔ اس طرح تسلی ہونے پر خود ہی 2010ء میں بیعت کر لی۔ آپ نیک اور صالح اور نماز تہجد کے پابند تھے۔ بچوں کو ہمیشہ رزق حلال کھلایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور سنت کی پیروی سکھائی۔ کہتے ہیں کہ پہلی بار خاکسار نے اُن کے ساتھ 1998ء میں حج کیا، اُس وقت میں بفضلہٖ تعالیٰ احمدی ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور اُن کی اپنی اولاد کے بارے میں بھی اور اپنے ہم وطنوں کے بارے میں بھی جو نیک خواہشات تھیں اُنہیں بھی پورا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب صدر محلّہ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بڑی پوتی دانیہ احمد بنت مکرم محمد نعمان احمد صاحب ومکرمہ ریحانہ نعمان صاحبہ بنت مکرم چوہدری انیس احمد صاحب آف جرمنی نے قرآن کریم کا پہلا دور ساڑھے سات سال کی عمر میں مکمل کیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی زیادہ تر سعادت عزیزہ کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 17 دسمبر 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح فرینکفورٹ جرمنی میں تقریب آمین کے موقع پر بچی سے بھی قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآنی انوار سے مالا مال کرے۔ والدین اور خاندان کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر احمد جاوید صاحب دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے بھائی مکرم شیخ ادریس احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ بعارضہ قلب اور جوڑوں کی تکلیف کی وجہ سے طاہر ہارٹ میں داخل ہیں۔ ابھی مزید ٹیسٹ ہونے ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا ممتاز احمد صاحب آف جرمنی کے خسر محترم رانا محمد افضل صاحب 88 ج۔ب فیصل آباد شدید علیل ہیں۔ احباب سے میں شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم صفوان احمد صاحب واقف نو متعلم جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم حافظ عبدالنور صاحب دانت میں شدید انفیکشن کی وجہ سے قریباً ایک ہفتہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ نصرت نسیم صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ میرے خاوند مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں اب بفضل اللہ تعالیٰ طبیعت دن بدن بہتر ہو رہی ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم حافظ علی منیر صاحب واہ کینٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ میری ہمشیرہ محترمہ عائشہ منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مرحوم کی کیموتھراپی شوکت خانم ہسپتال لاہور میں ہو رہی ہے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد طاہر صاحب سیکرٹری صنعت وتجارت نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا بیٹا عزیزم عاشر احمد بوجہ نمونیا بیمار ہے اور ICU فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب سے جلد و کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد حسین صاحب صدر محلّہ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 14 دسمبر 2012ء کو خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم محمد عرفان احمد صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ اور بہو مکرمہ وجیہہ عرفان صاحبہ کو پہلے بیٹے سے نوزا ہے۔ پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام خاقان احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک، صالح خلافت کا فدائی، خادم دین، صحت وسلامتی والی لمبی زندگی والا، ماں باپ کیلئے قرۃ العین اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب کاہلوں نائب صدر حلقہ طاہر ڈیفنس لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری عبدالحمید عابد صاحب ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب کاہلوں زراعتی ماسٹر مرحوم مورخہ 17 دسمبر 2012ء بعمر 67 سال طویل علالت کے بعد سروسز ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ لاہور میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی بعدازاں میت ربوہ لائی گئی اور 18 دسمبر کو بعد از نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ایک بیٹا مکرم عامر حمید صاحب آف جرمنی جو جنازے میں شامل نہ ہو سکے اور دو بیٹیاں مکرمہ شبنم حمید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم خالد صاحب لندن، مکرمہ شازیہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری احمد محمود صاحب کینیڈا اور میرے علاوہ ایک بھائی مکرم عبدالمجید طاہر صاحب آف جرمنی اور دو بہنیں مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری برکت احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری انیس محمود کاہلوں صاحب دارالصدر غربی ربوہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج جماعت احمدیہ برازیل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ممانی مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب آف شاہین سوئیٹس امریکہ مورخہ 10 دسمبر 2012ء کو بعمر 74 سال بقضاء الٰہی امریکہ میں انتقال کر گئیں۔ آپ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب آف کھاریاں ضلع گجرات کی بیٹی اور حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور 1973ء میں آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ 13 دسمبر کو مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نائب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ امریکہ نے بیت الظفر نیویارک امریکہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی روز جماعت احمدیہ نیویارک کے قبرستان کے احاطہ موصیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب نائب امیر ومربی سلسلہ امریکہ نے دعا کروائی۔ آپ بہت بزرگ، دعا گو، تہجد گزار، خلافت سے گہری عقیدت اور پیار کا تعلق رکھنے والی، واقفین زندگی اور جماعتی عہدیداروں کا بہت احترام کرنے والی، مالی قربانی وصدقہ وخیرات میں پیش پیش رہنے والی اور ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک کرنے والی تھیں۔ مہمان نوازی آپ کی نمایاں خصوصیت تھی خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کے بہت سے افراد کو آپ کے گھر واقع نیویارک میں قیام کرنے کا موقع ملا جن کی خدمت آپ اپنے لئے اعزاز سمجھ کر کرتی تھیں اس کے علاوہ آپ اور بھی بیشمار خوبیوں اور اخلاق حسنہ کی وجہ سے سب میں ہر دلعزیز تھیں اور آپ کا حلقہ احباب دنیا بھر میں وسیع تھا۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم عبدالسلام حمید صاحب، مکرم عبدالمومن حمید صاحب، مکرم طاہر حمید صاحب، مکرم طارق حمید صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ ناہید خالد حمید صاحبہ کے علاوہ 21 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرے، درجات بلند کرے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

خصوصی اجلاس برائے عازمین قادیان

مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصاراللہ مقامی کے زیر اہتمام 16 دسمبر 2012ء کو 4 بجے شام دفتر انصاراللہ مقامی ربوہ میں اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے والے ربوہ کے انصار کا خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ منعقد ہوا۔ جس میں احباب کو اس مقدس بستی کے مقدس مقامات کی اہمیت و برکات کا بتایا گیا نیز ان کو ان دنوں سے کماحقہ فائدہ حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مبشر محمود صاحب ایڈیشنل منتظم تربیت مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ، مکرم مظفر احمد درانی صاحب منتظم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ اور مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے دارالامان کے تقدس، اس کے اہم مقامات کا تعارف اور دعا کے متعلق تقاریر کیں۔

آخر پر مکرم زعیم صاحب اعلیٰ نے ان انصار کو ربوہ کی نمائندگی کرتے ہوئے بہترین نمونہ دکھانے کی تلقین فرمائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس میں 125/انصار نے شرکت کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسافروں کا حافظ وناصر ہو اور یہ لوگ جماعتی روایات کے امین ثابت ہوں۔

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔ بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔

اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب ولجراحت

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

خبریں

کوئلے کی کان میں دھماکہ، 7 مزدور جاں بحق

لوئر اورکزئی ایجنسی کے علاقے ڈولی میں کوئلے کی کان میں دھماکے سے 7 مزدور جاں بحق ہوگئے۔ پولیٹیکل حکام کے مطابق دھماکہ کان میں گیس بھر جانے کے باعث پیش آیا۔ جاں بحق ہونے والوں کا تعلق سوات کے علاقے شانگلہ سے بتایا جا رہا ہے۔ حادثے میں 50 کے قریب مزدور زخمی ہوئے۔

مصر میں دو قدیم مقبروں کو تزئین و آرائش کے بعد سیاحوں کیلئے کھول دیا گیا

مصر میں دو قدیم مقبروں کو تزئین و آرائش کے بعد دوبارہ کھول دیا گیا ہے ان دونوں قدیم مقبروں کی تزئین پر دو ملین امریکی ڈالر لاگت آئی ہے اور یہ دس سال کے عرصے میں مکمل ہوئی۔ دونوں مقبرے 1851ء میں دریافت کئے گئے تھے۔ مقبروں کے دوبارہ کھلتے ہی سیاحوں کی بڑی تعداد آنا شروع ہوگئی۔ حکام کے مطابق انقلاب کی وجہ سے ملک کی سیاحت کو شدید نقصان پہنچا تھا جس کو اب بحال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

کتوں کے کاٹنے سے دنیا بھر میں ہر سال 55 ہزار افراد ریبیز کا شکار ہو جاتے ہیں

ماہرین نے کہا ہے کہ کتوں کے کاٹنے سے دنیا بھر میں ہر سال 55 ہزار افراد ریبیز کا شکار ہو تے ہیں جن میں سے 25 سو افراد کا تعلق پاکستان سے ہوتا ہے ان افراد کو فوری بہتر علاج فراہم نہ کرنے کی وجہ سے تقریباً 20 فیصد افراد مختلف پیچیدگیوں کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اس شرح میں کمی لانے کیلئے آوارہ کتوں کا خاتمہ ضروری ہے۔

2 سر والا سانپ

امریکہ میں ایسا سانپ نظر آیا ہے جس کے دو سر ہیں مگر دونوں سر جسم کے دونوں اطراف پر موجود ہیں۔ جنوبی کیلی فورنیا میں ایک گھر میں یہ سانپ نظر آیا ہے جس کی خاصیت ہی یہ ہے کہ اس کے دونوں سر ایک جگہ نہیں بلکہ ایک تو اپنی جگہ پر ہے جبکہ دوسرا دم کے مقام پر ہے۔ دونوں سروں کی دو دو آنکھیں ہیں امریکی ٹی وی فاکس کیرولائنا کے مطابق یہ چھوٹا سا سانپ سوانا لوگن نامی خاتون کے گھر میں ملا ہے۔

ساؤ پالو میں 180 کلومیٹر لمبا ٹریفک جام

اگلی بار اگر آپ ٹریفک جام کی شکایت کریں تو ایک بار برازیل کے سب سے بڑے شہر ساؤ پالو کے ڈرائیوروں کو ضرور یاد کریں کیونکہ یہ ایک ایسا شہر ہے جس میں سب سے خراب ٹریفک جام ہوتا ہے اور اگر جمعہ کی شام ہو تو بس پھر گاڑی والوں کیلئے وہ سب سے خراب دن ثابت ہوتا ہے۔ برازیل میں ٹریفک حکام کا کہنا ہے کہ جمعہ کے دن گاڑیوں کی شہر کے اندر اور باہر اتنی لمبی قطار لگ جاتی ہے کہ 180 کلومیٹر طویل گاڑیوں کا کارواں بن جاتا ہے یہاں ایک ریڈیو اسٹیشن سل امریکہ ٹریفک ریڈیو خاص طور پر ساتوں دن چوبیس گھنٹے لوگوں کو ٹریفک کے متبادل کے طور پر نئے راستہ اپنانے کے بارے میں معلومات دینے کا کام کرتا ہے اس ریڈیو سٹیشن کو سننے والوں کی تعداد بھی بہت ہے۔

درخواست دعا

مکرم رانا مبین کاشف خان صاحب کارکن دارالقضاء ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رانا ممتاز احمد خان صاحب کے سُسر مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب آف جرمنی پچھلے دنوں علیل تھے اور ہسپتال میں ایڈمٹ تھے۔ اب الحمدللہ پہلے سے کافی بہتر ہیں اور گھر آ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے مزید دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور فعال درازی عمر سے نوازے۔ آمین

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 26۔ دسمبر

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	5:13

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
4/3 یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

زد جام عشق
زد جام عشق خاص کستوری والی
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کے لئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

جینٹس، شلوار قمیص، جینٹس ویسکوٹ
اعلیٰ کوالٹی بے شمار
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ
0476214377

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Education Concern' Education Concern' Education Concern'
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
Excellent environment for female students.
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458